

سی ٹی ٹی پر دستخط۔ ملی بے حمیتی

الحمد للہ دارالعلوم حقانیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ سی ٹی ٹی کے متعلق جبکہ اس معاہدہ کے بارے میں عوام کو اتنی معلومات حاصل نہ تھیں اور نہ اسکی حقیقت کا عوام کو درکنار خواص تک کو شعور و ادراک تھا جب اس کے بارے میں ایک بحث کا آغاز ہوا کہ اس معاہدے پر دستخط کئے جائیں یا نہیں حالانکہ اس وقت کی نواز حکومت کا دبے لفظوں میں امریکہ بھادر کی خوشنودی اور رضا جوئی کی خاطر دستخط کرنے کا ارادہ تھا تو دارالعلوم حقانیہ نے اسکے مضمرات اور ضرر رساں اثرات سے پاکستان کے غیور عوام کو باخبر رکھنے کے لئے ایک فتویٰ قرآن و حدیث اور دیگر حوالوں سے مدلل و مفصل شائع کر لیا جس کو نہ صرف ملک کے اندر پذیرائی حاصل ہوئی۔ اور تمام اخبارات نے اس کو جلی عنوانات کے ساتھ شائع کیا بلکہ بیرون ملک بھی اہل درد مسلمانوں نے اسے کافی سراہا۔ اور بین الاقوامی میڈیا اور نشریاتی اداروں سے اس پر خصوصی تبصرے کئے گئے۔

اس وقت تو یہ مسئلہ دبایا گیا لیکن اب تقریباً ایک ماہ سے دوبارہ یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے اور پاکستانی قوم حیران ہے کہ آخر اس وقت کون سی ایسی فوری ضرورت پیش آئی ہے کہ یہ حساس نوعیت کا معاملہ زیر بحث لایا گیا۔ ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ اس مسئلہ کی اہمیت سے موجودہ فوجی حکومت سول حکومت کی بہ نسبت بہتر انداز سے علی وجہ البصیرت آگاہ ہے۔ اور اگر وہ اس میں ڈھیل دکھاتی ہے۔ تو اس پر سوائے افسوس اور اناللہ کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ ع

اب کسے رہنما کرے کوئی

مقام حیرت ہے کہ موجودہ وزیر خارجہ اس سے پہلے اس رسوائے زمانہ معاہدہ (عالم اسلام کی حد تک) کے سخت گیر اور اشد ترین ناقد تھے۔ لیکن اب وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالتے ہی

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

انہی کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

بد قسمتی سے یہ ہمارا قومی المیہ ہے کہ ارباب اقتدار جب حزب اختلاف میں ہوتے ہیں تو امریکہ اور دوسری سامراجی طاقتوں کے خلاف بڑے تیس مار خانے پھرتے ہیں مگر جو نئی اقتدار کی کرسی پر براجمان ہو جاتے ہیں۔ تو فوراً ہی انکا نشہ اتر جاتا ہے اور اپنے آقائے دلی نعمت امریکہ بہادر کی قصیدہ خوانی میں شب درو زر طب اللسان ہو جاتے ہیں۔ ع

آنکہ استاذ ازل گفت ہماں میگویم

اور اب ہمیں مزدے سنائے جا رہے ہیں کہ سی ٹی ٹی ٹی پر دستخط کرنے سے بس ہماری تمام مشکلات و مسائل کا خاتمہ ہو جائیگا اور نہ صرف یہ بلکہ ہمارے ایٹمی پروگرام پر بھی اسکا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ع جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

اگر بات اتنی ہی سادہ ہے تو پھر امریکی سینٹرز اور دیگر ذمہ دار امریکی حکومت کے کار پردازوں نے پاکستان کا رخ کیوں کیا۔ اور جب یہ اتنی بے ضرر شے ہے تو پھر خود امریکہ میں کیوں اس پر دستخط کرنے کی مخالفت کی گئی ہے؟

بہر حال جس وقت سے پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا ہے اور پورے عالم اسلام میں واحد ایٹمی قوت کے طور پر خریطہء عالم اور صفحہ ہستی پر ابھر رہا ہے اسی دن سے یہ مملکت عزیز مغرب اور طاغوتی طاقتوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ مگر پاکستانی قوم اس معاملہ میں جنوں کی حد تک جذباتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنا پیٹ کاٹ کر ایٹمی پروگرام کی خون جگر سے آبیاری کی۔ اب وہ اتنی حساس ہے کہ اس بارے میں مزید کسی بحث و تحقیص کی روادار نہیں۔ فوجی حکومت کا وزیر خارجہ اور دیگر مغرب زدہ تجدید پسند طبقہ گوش ہوش سے سن لے کہ ہم کسی بھی صورت میں یہ دستخط نہیں ہونے دینگے اسکے بعد ہماری ملی غیرت اور قومی حمیت کا جنازہ نکل جائے گا اور ہم خود اپنا تشخص ہوا میں تحلیل کر دیں گے۔ ہم ارباب اقتدار کو یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ سی ٹی ٹی ٹی پر دستخط نہ صرف ملک و ملت اور قوم و وطن سے غلامی ہے بلکہ بھول جنرل حمید

گل یہ اجتماعی خود کشی کے مترادف ہے۔ اور یہ معاہدہ مغرب کی ایسی شاطرانہ چال ہے جس سے وہ ایک وقت وہ کئی فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے کارپردازان حکومت اور صاحبان اقتدار کو ہر وقت اسکا اور اک کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہم نے خداوند کریم کے اس عظیم انعام کی قدر و منزلت نہیں پہچانی۔ اور اپنے ہاتھوں قہر مذلت میں اپنے آپ کو ڈوبنے کا ساماں فراہم کیا۔ ورنہ بصورت دستخط پھر ہم اللہ کے غضب سے نہیں بچ سکیں گے۔ اپنے منقادوں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

قابل مبارکباد تاریخی اقدام

گزشتہ ماہ ۲۲ جنوری ۲۰۰۰ء کو سپریم کورٹ کے اپیلٹ بنچ کے جج صاحبان جناب مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی صاحب، جناب جسٹس خلیل الرحمان صاحب، جناب جسٹس وجیہ الدین احمد اور جناب جسٹس منیر اے شیخ نے سودوروں کے متعلق ایک عظیم اور ملکی تاریخ کا نہایت اہم ترین فیصلہ سنایا جس سے مسلمانان پاکستان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ایک طویل انتظار کے بعد پڑمرده اور خزاں رسیدہ قلوب نکمت باد بہاراں کی اس عطریہ حیات بخش شمیم سے معطر ہوئے۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد غالباً یہ دوسرا موقع ہے جس سے نظریہ پاکستان کو جلا ملی۔ اس فیصلے کا پس منظر یہ ہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے میاں نواز شریف کے سابقہ دور حکومت (۱۹۹۱ء) میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے تحت ملک میں رائج تمام سودی قوانین کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے نواز حکومت کو ان قوانین کے خاتمہ اور انکی جگہ متبادل اسلامی قوانین نافذ کرنے کی ہدایت کی تھی۔ جس پر بعض اخباری اطلاعات کھمکا لیں ملک بھر کے دینی حلقوں نے میاں صاحب کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اس فیصلے کے خلاف اپیل نہ کریں لیکن انہوں نے یہ مشورہ قبول نہ کیا۔ اور قرآنی نص صریحاً **فَلَا تَنَالُوا بِالْحَرْبِ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرنا شروع کر دی۔ بعد سپریم کورٹ کے